کے روز بھی تمام وقت گیان دھیان میں مشغول رہتے - آپ ہر وقت اپنے
عقیدوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے تھے - آپ جس طرح خود دن
بھر کام میں مشغول رہتے تھے اُسی طرح شِشّ پریوار کو بھی کسی نہ کسی کام میں
لگائے رکھتے تھے ہر ایک سادھو کے لئے اُس کی جسمانی اور دماغی طاقت
کے لحاظ سے کام مقرر تھا - اور اُسے خوش اسلوبی سے انجام دینا اُس
کا فرض مقدس تھا - ہر ایک چترماس میں چند ایک سادھو آپ کے ہمراہ
رہتے تھے - تمام سادھو نہایت فرماں بردار رہتے اور حکم کی تعمیل کیلئے
کمر بستہ تھے - جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا اپنا کام خود کرتے تھے بلا ضرورت
گرہستھیوں پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالتے تھے - ایک دفعہ جب آپ زیرہ
میں تشریف فرما تھے - چند کتابوں کی جو لدھیانہ بھنڈار میں تھیں ضرورت
پڑی - اُن دنوں اس طرف ابھی ریل جاری نہ ہوئی تھی آپ نے اپنے
شِشّ شری سندر وجے جی اور شری گتی وجے جی کو حکم دیا کہ
جلد لدھیانہ سے کتابیں لے آویں - حکم پاتے ہی ہر دو سادھو فوراً روانہ
ہو گئے اور نوے میل کا سفر کر کے کتابیں اٹھائے ہوئے تیسرے دن
آ حاضر ہوئے - اسی طرح جب آپ کھمبایت کے گرد و نواح میں دھرم
اُپدیش کا کام کر رہے تھے - آپ کو چند پستکوں کی ضرورت ہوئی
وہاں سادھوؤں کو خط لکھا کہ فلاں فلاں پستک لیکر پہنچ جاؤ - فوراً
حکم کی تعمیل کی گئی - لیکن پستک زیادہ ہونے کی وجہ سے سادھوؤں
نے خود اٹھانے کی بجائے ایک مزدور کے سر پر رکھوا دیئے - اور شام
کے وقت آپ کے پاس آ پہنچے - اس طرح سادھوؤں کو مزدور کے سر
پر کتابیں رکھوائے ہوئے دیکھ کر آپ نے ناپسندگی کا اظہار کیا - اور

کہا کہ میں سادھوؤں کا کام سادھوؤں سے کرانا چاہتا ہوں - اگر مزدور کے سر پر کتابیں منگوانی ہوتیں تو کسی شراوک کو لکھ دیا جاتا - آپ نے سر سے میں بیٹھے ہوئے تمام سادھوؤں کو مخاطب کر کے گھنٹہ بھر انھیں اِس بات کا اپدیش دیا کہ حتی الوسع اپنا ہر ایک کام سادھو کو خود کرنا چاہیئے پرتھارتھ کے بغیر سادھو ہرگز دھرم کرم نہیں کر سکتا - وہ سادھو جو مزدور کے سر پر کتابیں رکھوا کر لائے تھے اپنی حرکت پر سخت نادم ہوئے - اور آپ کے قدموں پر گر کر معافی چاہی - چنانچہ آپ نے انھیں ڈنڈ پراشچت دے کر معاف کر دیا اور آیندہ کے لئے سب کو تنبیہ کر دی -

آپ ہمیشہ قاعدہ کے پابند تھے - اور سادھوؤں کو ڈسپلن سے رکھتے تھے - جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ سامائیک پرتی کرمن میں بار بار اُٹھنا بیٹھنا نوکار منتر کا دھیان لگانا اور مکھ بستر کا کو الٹنا پلٹنا اور تھوئیاں پڑھنے کا رواج کیوں ہے - ایک ہی دفعہ اُٹھنے بیٹھنے - دھیان لگانے مکھ بستر کا پر لینے اور تھوئیاں پڑھنے کی مشق کیوں نہیں کر لی جاتی - آپ نے جواب دیا - کہ بھگوان شری ویر پربھو بڑے زبردست آرگنائیزر تھے - اور انھوں نے ڈسپلن پر خاص زور دیا ہے - بھگوان نے ہر ایک کام شاستروں کے مطابق باقاعدہ اور سوچ سمجھ کر کرنے کو فرمایا ہے یہ سب کریا وچار شکتی کو بڑھانے کیلئے اور من کو قایم رکھنے کے لئے ہیں شری بھگوان مہاویر سوامی جی کا ہر ایک پیراؤ جو اہنسا دھرم کا پالن کرتا ہے - ایک سپاہی کی مانند ہے - اور بلا حیل وحجت فوجی قوانین کی طرح سُوتروں کی تمام پابندیاں اُن پر لازم ہیں - سامائیک - پرتی کرمن کے نیم اس قسم کے ہیں - کہ اُن کی پیروی کرتا ہوا کوئی انسان غفلت سے کام نہیں لے سکتا

چار کی بجائے تین تھونیاں پڑھنا یا مکھ بستر کا کو نہ پڑ لینا کی خلاف ورزی کرتا ہے سادھو دھرم کی پابندیاں نہایت سخت ہیں۔ سنیاس اختیار کرنے کا مطلب میدانِ رزم میں کرم روپی دشمنوں سے برسرِ پیکار ہونا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے۔ کہ سپاہی حرف بحرف اپنے جرنیل کے حکم پر عمل کرے۔ سادھوؤں کو ذرا ذرا سی بات پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اُن کا کوئی فعل شری دیر پربھو کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ آچاریہ مہاراج کی فرمانبرداری نہایت ضروری ہے۔ ایک دفعہ کسی گجراتی شراوک نے آپ کے پاس شکایت کی کہ فلاں سادھو راستہ چلتی دو سادھویوں سے باتیں کر کے ہنس رہا تھا۔ آپ نے اُس کا سخت نوٹس لیا اور اُس سادھو کو بُلا کر سادھویوں سے باتیں کرنے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی۔ مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا اِس لئے اُسے خوب ڈانٹا گیا اور سادھوؤں کے نجم کے خلاف ہرگز کوئی کام نہ کرنے کی اُسے اچھی طرح ہدایت کی گئی۔ اِتنا ہی نہیں آپ ذرا ذرا سی خلاف ورزی پر سخت نوٹس لیتے تھے۔ سورت میں چترماس شروع ہونے سے چند روز پیشتر کچھ شراوک بستر پاترو غیرہ لیکر اُپاسرے میں آئے اور سادھوؤں سے کپڑے وغیرہ کی درخواست کی۔ چنانچہ ایک دو سادھوؤں نے اُن آدمیوں سے کچھ کپڑے اور برتن لئے۔ جب آپ کو معلوم ہوا۔ تو اُن سادھوؤں کو بُلوا بھیجا۔ اور جواب طلب کیا۔ کہ اُپاسرے میں کپڑے کیوں لے گئے ہیں؟ اُنھوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور آئندہ خیال رکھنے کا اقرار کیا۔ آپ نے فوراً تمام سادھوؤں کو اکٹھا کر کے اُن سے واقعہ بیان کیا اور اِس بات کی سخت ہدایت کی۔ کہ کوئی سادھو ہرگز اُپاسرے میں گرہستھی سے چیز نہ لیوے۔

جس کسی چیز کی ضرورت ہو اپنے گورو کی اجازت سے گھروں سے یا دکانوں
سے مانگ کر لانا چاہیئے۔ محض ڈسپلن قایم رکھنے کے لئے آپ کو شانتی وجے
جی جیسا لائق ہونہار اور پنڈت سادھو سنگھ سے علیحدہ کرنے کی ضرورت
لاحق ہوئی۔

جہاں آپ کو ڈسپلن کا اسقدر خیال تھا۔ اور اِسے قایم رکھنے کے
لئے سختی سے پیش آنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ وہاں آپ اپنے شِشن
پریوار سے دلی محبت رکھتے تھے۔ اور اُن کی بہتری اور بہبودی کے پاسبان
تھے۔ آپ ہمیشہ اُن کی مشکلات کو حل کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ جہاں
کسی کو تکلیف ہوتی۔ آپ فوراً اُس کی خبرگیری کرتے تھے۔ اگر کوئی سادھو
بیمار ہو جاتا تھا۔ آپ خود اُس کی خدمت اور دلجوئی کرتے تھے۔ محبت ہی
واحد ہتھیار تھا۔ جس سے آپ نے سادھوؤں اور گرہستیوں کو یکساں طور
سے اپنا گرویدہ بنایا تھا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ شری سنگ کی وہ
طاقت ہے کہ بڑے سے بڑا آچاریہ اُس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ آپ
اپنی ذاتی رائے کو سادھوؤں اور گرہستیوں کی مجموعی رائے کے سامنے قربان
کرنے میں کبھی پس وپیش نہ کرتے تھے۔ گجرات کا پہلا سفر آپ کی رائے میں
قبل از وقت تھا۔ لیکن سادھوؤں کی متفقہ درخواست اور گرہستیوں
کے کہنے سے آپ نے اِسے اختیار کیا۔ آپ اپنے سادھوؤں کی ہمیشہ
بھلائی چاہتے تھے جب مہاراج شری ہنس وجے جی نے شری سمیت
سکھر جی کی یاترا کا قصد کیا۔ اور اجازت چاہی۔ تو آپ نے اُنھیں پاس
بلا کر تمام ہدایات لکھوائیں۔ راستہ۔ مشہور شراوکوں کے نام دھرم
اُپدیش کرنے کے مقامات اور دریافت کرنے والی باتیں سب نوٹ

کرائیں اور انھیں مفصل حالات بھیجتے رہنے کی تاکید کی۔

آپ آدرش جین سادھو کی تمام صفات سے بخوبی مزین تھے آپ کو ہرگز کسی سے کچھ پاس نہ تھا۔ امیر و غریب ہر شخص کو ایک نظر سے دیکھتے تھے اور یکساں سلوک کرتے تھے۔ احمد آباد کا دوسرا چترماس جو سمت ۱۹۴۱ بکرم میں ہوا۔ خوشی خوشی ختم ہو گیا۔ آپ نے بارہ بجے دوپہر کا وقت روانگی کے لئے مقرر کیا۔ وقت مقررہ سے پہلے ہزاروں کی تعداد میں جینی آپ کو الوداع کہنے کے لئے اُپاسرے میں جمع ہو گئے ٹھیک بارہ بجے آپ نے اُپاسرے سے باہر قدم رکھا۔ چند بڑے بڑے سیٹھوں نے آپ سے عرض کی۔ کہ ابھی تک نگر سیٹھ پریمان بھائی جی تشریف نہیں لائے تھوڑی دیر اُن کا انتظار کرنا چاہیئے۔ وہ کہیں آتے ہی ہونگے۔ اگرچہ سیٹھ پریمان بھائی آپ کا پرم بھگت تھا۔ اور بڑا مددگار تھا۔ مگر آپ اپنے اصول وقت کی پابندی نظر انداز کرنا نہ چاہتے تھے آپ نے جواب دیا۔ کہ میری نظر میں آپ سب لوگ نگر سیٹھ ہیں۔ میں نے روانگی کا وقت ظاہر کر دیا تھا۔ اگر کوئی وقت کا پابند نہیں رہ سکتا۔ تو میں اُس کا انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھتا ہوں۔ نگر سیٹھ پریمان بھائی بھی دوڑتے ہوئے شہر سے ایک میل کے فاصلے پر آملے اور وقت پر نہ پہنچنے کے سبب معافی چاہی۔ اسیطرح جب آپ نے بڑودہ سے جھانی کی جانب سفر کا قصد کیا۔ رائے بہادر سیٹھ بدری داس جوہری کلکتہ والے آپ کے درشن کے لئے وہاں تشریف آور ہوئے۔ چونکہ آپ شام کے وقت پہنچے اور آپ کی روانگی اگلے روز صبح کی تھی۔ سیٹھ صاحب نے آپ سے ایک دو روز بڑودہ ٹھہرنے کی درخواست کی۔ مگر آپ

کو یہ منظور نہ تھا۔ خواہ کوئی کتنا ہی امیر اور مشہور شخص کیوں نہ ہو۔ آپ ہمیشہ اپنے اصول پر قایم رہتے تھے۔ سیٹھ صاحب کو درشن کی پیاس بجھانے کے لئے آپ کے ہمراہ پیدل چھانی تک جانا پڑا۔

آپ کا ویاکھیان اس قدر دل کش اور موثر تھا۔ کہ سامعین کھچے چلے آتے تھے۔ سنسکرت شلوک اس خوبی سے پڑھتے تھے۔ کہ حاضرین فریفتہ ہو جاتے تھے۔ روزانہ زندگی سے مثالیں لیکر آپ اپنے خیالات کو اس طرح بیان کرتے تھے کہ فوراً ذہن نشین ہو جاتے تھے۔ اگر کوئی درمیان میں سوال اٹھاتا تھا اُسے فوراً جواب دیتے تھے۔ چنانچہ ایک ویاکھیان میں جب کہ آپ سادھو دھرم کی فضیلت ظاہر کر رہے تھے۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ اگر تمام لوگ خانہ داری ترک کر کے سادھو ہو جاویں تو انھیں آب ودانہ کون دیوے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ قیاس کر لیا جاوے۔ تو جنگل کے درخت آہار پانی دینا شروع کر دیں۔ اگر یہ امر نہیں ہو سکتا۔ تو اول الذکر بھی بعید از قیاس ہے اسی طرح ایک اور سوال میں آپ سے دیوتا کی ہستی کا ثبوت دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا۔ کہ اس بات کو سائنس تسلیم کرتی ہے۔ کہ سورج، چاند اور ستاروں میں آبادی ہے۔ اور وہاں کے باشندے عقل و طاقت میں اس دنیا سے بہتر ہیں۔ ہمارے خیال کے مطابق وہ ہی دیوتا ہیں۔ پس دیوتا کی ہستی ظاہر ہے۔ اُن کی صفات کے متعلق مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں سوالات آپ سے پوچھے جاتے ہیں۔ اور آپ موقع محل اور سوال کنندہ کی لیاقت کے مطابق اُسے جواب دیتے۔ دیاکھیان کے علاوہ اور بہت سے لوگ ہر روز آپ

سے سوال دریافت کرنے آتے تھے۔ کوئی مباحثہ کی غرض سے آتا تھا۔ کوئی لیاقت کا امتحان کرنے کے لئے اور کوئی سچا متلاشی بنکر واقفیت حاصل کرنے کے لئے سوال دریافت کرتا تھا۔ ایک دفعہ جالندھر شہر میں آپ سے جیو دیا کے متعلق کسی نے عجیب پیچدار سوال کیا۔ جو اس طرح تھا۔ ایک پیاسی گائے پانی پینے کے لئے تالاب کے کنارے آتی ہے وہ تالاب کیڑوں اور طرح طرح کے حرکت کرتے ہوئے جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر گائے کو پانی پینے دیا جائے۔ تو ہزاروں جانور مرجاتے ہیں اور اگر اُسے رُوکا جائے۔ تو گائے پیاسی مرجاتی ہے۔ ایسے وقت میں شراوک گائے کو پانی پینے دیوے یا نہ پینے دیوے۔ آپ نے سوال کنندہ کو بغور دیکھتے ہوئے اُس کے ہمراہیوں کے روبرو جواب دیا کہ یہ سخت مشکل ہے کہ تمام تالاب جانوروں سے بھرا ہوا ہو۔ یا گائے اتنی پیاسی ہو اور پانی اتنا کمیاب کہ اور کہیں سے اُس کی پیاس مٹانے کا بندوبست نہ کیا جاسکے اگر ایسی حالت رونما ہو جائے تو گائے کو چھان کر پانی دیا جاسکتا ہے۔ اگر سوال کی غرض سے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ گائے اسقدر پیاسی ہے کہ اُسے روکنے سے اُس کا دم نکلتا ہے اور پانی پینے دینے سے ہزاروں جانور مرجاتے ہیں تو اُس حالت میں وہ شخص جو گائے کو اِس خیال سے کہ بچاری کی جان بچ جائے۔ پانی پینے دیتا ہے۔ دراصل جیو دیا کرتا ہے اُس کا دل گائے کے درد کو محسوس کرتا ہے اور وہ اُس کی تکلیف مٹانے کے لئے اُس کی مدد کرتا ہے۔ وہ شخص جو گائے کو پانی پینے سے اِس لئے روکتا ہے کہ ایسے پانی میں زہریلے اثرات ہیں اور اُس کے پینے سے پیاس بجھ نہیں سکتی اور ہزاروں جانور خواہ مخواہ مرتے ہیں اُس کا دل بھی دیا کے

جذبہ سے لبریز ہے۔ مگر وہ شخص جو ایسی حالت کو دیکھے اور آنکھیں بند کر کے خاموش ہو جائے بیرحم ہے اُس کے دل میں نہ کیڑوں کے لئے دیا ہے اور نہ گائے کے لئے درد۔ دیا بھاؤ۔ دلی احساس کا نام ہے۔ وہ شخص جسکا دل بےحس ہو۔ ہرگز دیالو کہلانے کا مستحق نہیں۔ شراوک کا فرض یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے دل میں دیا بھاؤ کا احساس رکھّے۔

زیرہ میں آپ کے پاس بہت سے اجینی اصحاب آیا کرتے تھے ایک دفعہ ایک سکھ سردار آپ کے درشن کے لئے آیا۔ وہ گوشت خوری اور شکار کھیلنے کا بڑا حامی تھا۔ آپ سے کہنے لگا۔ اگر آپ غصہ نہ کریں تو ایک بات کہوں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ کسی سے ناراض ہونا ہمارا دھرم نہیں ہے۔ آپ جو چاہیں بلا خوف کہیں۔ سردار صاحب نے کہا کہ جینی لوگ اہنسا اہنسا پکارتے ہیں اور گوشت خوری کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن خود گوشت خوری سے بچ نہیں سکتے۔ آپ نے نہایت تحمل سے دریافت کیا۔ وہ کیسے۔ سردار صاحب نے کہا کہ سب لوگ دودھ پیتے ہیں اور دودھ ماس اور خون سے بنتا ہے۔ پھر دودھ پینا اور گوشت سے پرہیز کرنا اِس کے کیا معنی۔ آپ نے جواب دیا اگرچہ خون ہی سے دودھ بنتا ہے۔ مگر اِس تبدیلی سے دودھ میں خون کی تاثیر نہیں رہتی۔ وہ بالکل مختلف چیز بنجاتا ہے۔ اگر وہ دونوں یکساں ہوں۔ تو جیسے خون دیکھنے سے قدرتی نفرت آتی ہے۔ ویسی ہی دودھ سے نفرت ہونی چاہیے۔ مزید براں اگر کسی جاندار کا خون نکال لیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر ہر روز متواتر دودھ نکالنے سے کمزوری نہیں بلکہ دودھ دوھنا تندرستی کا معاون ہے۔ کوئی عقلمند شخص دودھ پینے والوں کو خون پینے والا کہہ سکتا

ہے اگر کوئی ایسا کہے تو اُسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ بھیڑ اور سور وغیرہ کا مانس کھانے والا گندگی کھانے والا ہے۔ کیونکہ ہر دو جانور فضلہ تک کھا جاتے ہیں۔ یہ سنکر سردار صاحب خاموش ہو گئے اور چند ہی دنوں کی صحبت سے آپ کے معتقد ہو گئے اور گوشت خوری اور شراب نوشی کو ترک کر دیا۔ دنیا میں بہت سے لوگ محض غلط خیال جم جانے سے گمراہ ہیں۔ انھیں سچے دھرم کی روشنی سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ کے سوال و جواب نہ صرف عوام الناس سے ہی تھے بلکہ مشہور عالموں کے ساتھ بھی آپ کی خط و کتابت تھی اور جین دھرم کے متعلق اُن کے شکوک رفع کرنے کے لئے آپ اکثر جوابات تحریر کرتے تھے اُن میں سے کئی ایک جین دھرم پرکاش ایک ماہواری گجراتی رسالہ میں جو اب تک بھاونگر سے جاری ہے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں بکرم سمت ۱۹۴۵ میں جب آپ مہسانہ میں تھے تب رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے آنریری سکریٹری ڈاکٹر۔ اے۔ ایف رڈولف ہارنل صاحب کی سیٹھ مگن لال۔ دلپت رام احمد آباد نواسی کی معرفت آپ سے خط و کتابت ہوتی رہی جین دھرم اور جین اتہاس کے متعلق صاحب موصوف نے بیسیوں سوال آپ سے دریافت کئے۔ وہ سوالات معہ اُن جوابات کے جو آپ نے دیئے۔ کتابی شکل میں پرشن اتر سنگرہ کے نام سے شری آتم ویر سبھا بھاونگر کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ تمام کے تمام سوال جین دھرم کے فلسفہ لٹریچر اور تواریخ کے متعلق ہیں۔ ڈاکٹر ہارنل صاحب سنسکرت اور پراکرت کے ایک مشہور عالم ہوئے ہیں آپ نے بہت سا ریسرچ کا کام کیا ہے اور کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کے سوالوں کے مدلل جوابات شری ممد وجے آنند سوری

جی نے دیئے ہیں۔ وہ جوابات کسقدر مکمل تھے۔ اس کا علم صاحب موصوف
کے لکھے ہوئے ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل خط ڈاکٹر ہارنل صاحب
نے سیٹھ مگن لال جی کو تحریر کیا تھا۔

CALCUTTA
24th Sep., 1888.

My dear Sir,

I am very much obliged to you for your kind letter of the 4th instant, also to Muni Atma Ramji for his very full replies. Please convey to the latter the expression of my thanks for the great trouble he has taken to reply so promptly and so fully to my questions. His answers are very satisfactory.

مطلب ۔ میں آپ کے چار تاریخ کے خط کے لئے بہت مشکور ہوں ۔ میں منی
آتمارام جی کا بھی اُن کے مکمل جوابات کے لئے مشکور ہوں ۔ برائے مہربانی
میرا شکریہ اُن تک پہنچا دیویں ۔ انہوں نے بڑی تکلیف اٹھا کر نہایت جلدی
مکمل جوابات دیئے ہیں ۔ جو نہایت تسلی بخش ہیں۔" ڈاکٹر صاحب نے جینیوں
کے مشہور و معروف شویتر شری اُپاشک وشانگ کو مشرح چھپوایا ہے
اور اُس کے دیباچہ میں آپ نے سوامی آتمارام جی کے بارے میں یوں لکھا ہے۔

In a third Appendix I have put together some additional information, that I have been able to gather since publishing the several fasciculi. For some of this information* to Muni Maharaj Atma Ramji, Anand Vijayaji, the well-known and highly respected Sadhu of the Jain community throughout India, and author of (among others) two very useful works in Hindi, the Jain Tattvadarsha, mentioned in note 276, and the Ajnana Timira Bhaskara. I have been placed in communication with him through the kindness of Mr. Magan Lal Dalpatram. My only regret is that I had not the advantage of his invaluable assistance from the very beginning of my work.

* I am indebted

مطلب :۔ تیسرے ضمیمہ میں میں نے کچھ زائد واقفیت درج کی ہے جو میں کئی

جلدیں شائع کرنے کے بعد جمع کر سکا ہوں اِس واقفیت کا میں منی مہاراج شری آتمارام جی عرف آنند وجے جی جو کہ تمام ہندوستان میں جینیوں کے مشہور اور ذی عزّت سادھو ہیں۔ ممنون ہوں۔ آپ منجملہ کئی ایک کتابوں کے دو نہایت مفید ہندی کتابوں کے مصنّف ہیں یعنی جین تتوادرش مندرجہ نوٹ ۲۷۶ اور اگیان تمر بھاسکر۔ میری خط و کتابت آپ سے معرفت مسٹر مگن لال دلپت رام ہوئی۔ مجھے صرف اتنا افسوس ہے کہ میں کتاب کے شروع ہی سے آپ کی بیش بہا امداد سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔"

صاحب موصوف نے اسی کتاب اُپاسک دشانگ سوتر کو شرح چھپوایا ہے اور اُسے جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی کو ڈیڈی کیٹ کیا ہے۔ اسی کتاب میں ہارنل صاحب نے مہاراج صاحب کی تعریف میں مندرجہ ذیل شلوک تحریر کئے ہیں۔

दुराग्रहध्वान्त विभेदभानो, हितो पदे शामृतसिंधुचित्त ।
सन्देह सन्दोह निरासकारिन्, जिनोक्त धर्मस्य धुरंधरोऽसि ॥१॥
अज्ञानतिमिरभास्कर मज्ञानं, निवृत्तये सहृदयानाम् ।
आर्हततत्वादर्शी ग्रंथ समस्तमपि भवानकृत ।२॥
आनंद विजय श्री मन्नात्माराम महामुने ।
सद्दोष निखिल प्रश्न व्याख्यात: शास्त्र पारग ॥ ३॥
कृतज्ञता चिन्ह मिदं ग्रंथ संस्करणं कृतिन् ।
यत्न सम्पादितं तुभ्यं श्रद्धयोत्सृज्यते मया ॥ ४॥

ترجمہ - اے تعصّب کی تاریکی کو دور کرنے میں آفتاب کی مانند۔ اے ہمدردانہ وعظ کے آبِ حیات کے سمندر میں دل کو قائم کرنے والے۔ اے جملہ شکوک کے رفع کرنے والے۔ آپ اٹھارہ عیبوں سے مبّرا اور ہمہ داں ایشور کے بیان کردہ دھرم کے انحصار ہیں۔ آپ نے سادہ لوح لوگوں کی لاعلمی دور کرنے

کے اگیان تمر بھا سکر اور جین تتوادرش وغیرہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اے آنند وجے۔ اے شری مان آتما رام۔ اے مہان منی (شمس العباد) اے میرے جملہ سوالوں کے جواب دینے والے۔ اے شاستروں کے حاذق۔ اے پاک سوچ آپ نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی عوض میں بڑی مشکل سے دستیاب شدہ کتاب کو جو کہ آپ کے احسان کی علامت ہے صدق دل سے آپ کی نظر کرتا ہوں۔"

جین آچاریہ شریمد وجے آنند سوری جی عظیم الشان دماغی قابلیت رکھتے ہوئے ایک سچے کرم یوگی تھے۔ آپ کا فرمان تھا کہ یہ دنیا صرف گیان کی دنیا ہی نہیں ہے۔ بلکہ کرم کی دنیا بھی ہے جو شخص نیک کرم کرنے میں اپنا وقت صرف نہیں کرتا وہ اپنی زندگی رائیگاں کھوتا ہے۔ کیونکہ انسانی قالب کا دستیاب ہونا نہایت ہی مشکل ہے۔ جیو گتی چار قسم کی ہے دیو گتی۔ منش گتی۔ ترجنچ گتی۔ نرک گتی۔ ان سب میں سے منش گتی افضل ہے۔ کیونکہ نجات حاصل کرنے کا یہی منبع ہے۔ یہ نیک کرم کرنے کا بہترین موقع ہے۔ انسان کو سوچنا چاہیئے کہ منش جنم آریہ کشیتر۔ نیک کل۔ پانچوں اندریاں سمپورن۔ یعنی عمر تندرست جسم۔ دھن دولت۔ علم و ہنر اور سچے دھرم کی یوگوائی کا ملنا کتنا مشکل ہے۔ کتنے جیو ہیں جو منش جنم حاصل کر کے ایسے مقاموں پر پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں انسانوں کی زندگی حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ مہذب ملک میں پیدا ہو کر اچھے خاندان میں تولد ہونا خوش قسمتی کی بات ہے۔ کیونکہ اکثر انسان والدین کے پیشہ سے جکڑے ہوئے غربت کے پنجہ سے عمر بھر رہائی نہیں پا سکتے۔ اچھے خاندان میں پیدا ہو کر بھی کتنے جیو ایسے ہیں۔ جو پیدائش سے ہی اندھے۔ بہرے۔ لنگڑے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اچھی طرح فرائض انسانی

دھرم کی اشاعت میں تن دہی سے مصروف رہکر کروڑہا خلقِ خدا کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں کی لاعلمی کو دور کر کے اُنھیں علم سے بہرہ اندوز کیا۔ انسانوں کی خونخوار طبیعت پر قابو پاکر اُنھیں رحم دل اور دین و دنیا کا خدمت گار بنایا۔ جین مہاتماؤں نے اہنسا دھرم کی اشاعت کے لئے کام کیا ہے۔ اُنھوں نے اپنے نام کو امر بنالیا ہے۔ جب تک دنیا میں دھرم باقی رہے گا۔ ایسے مہاپرشوں کا نام عزت اور تعظیم سے لیا جاوے گا۔ اور اُن کی پرستش ہوتی رہے گی۔ جین اتہاس میں چند ایک آچاریوں کے نام خاص طور سے درخشاں ہیں۔ چونکہ اُنھوں نے وقتاً فوقتاً دھرم سے گمراہ لوگوں کو اپنی ہمت اور شجاعت سے سیدھے راستہ پر ڈالا ہے۔ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مختلف مہان پرشوں کو اصلاح اور ترقی دھرم کے مختلف راستے اختیار کرنے پڑے ہیں۔ سترویں صدی کے اخیر پر شری مدھیو وجے جی اور شری ستیہ وجے جی اور شری آنند گھن جی جیسے مدبر مہاتماؤں نے جین سماج میں چند خرابیاں دیکھ کر اُنھیں دور کرنے کا بیڑا اُٹھایا اُس وقت لوگ جین دھرم کے سروپ کو فراموش کر چکے تھے۔ سادھو اور پوج اپنے آچار سے گر کر دھن دولت رکھنے لگ گئے تھے اور اپاسروں کے مالک بن بیٹھے تھے۔ اُس وقت مندرجہ بالا سادھوؤں نے تکلیفیں اور مصیبتیں جھیل کر جین دھرم کو ترقی دی۔ اور سچائی کی خاطر قربانیاں کیں۔ سوتیامبر سادھوؤں نے آچار بھرشٹ جینیوں سے تمیز کرنے کے لئے سفید کپڑوں پر زرد کپڑا اوڑھنا شروع کر دیا۔ کوتاہ اندیش لوگوں نے اُن پر آوازے کسے۔ پتامبری کہا اور اُن کی پوشاک کو جین دھرم کے سادھوؤں کی پوشاک سے مختلف بتایا۔ جس طرح سورج پر دھول پھینکنے والا اپنے منہ پر ہی دھول ڈال لیتا ہے۔ اسی طرح مہاپرشوں کو بدنام کرنے والا خود ندامت اور شرمندگی اٹھاتا ہے۔ مارٹن لوتھر

نے پوپ روم کو جو اپنے آپ کو اس دنیا میں نائب خدا سمجھتا تھا۔ اور لوگوں سے روپیہ بٹور کر ظالم اور بے رحم لوگوں کو موکش میں داخل ہونے کا پروانہ لکھ کر دے رہا تھا۔ اُس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کر کے حضرت مسیح کی عیسایت کو بچا لیا۔ اِس خدمت کی بدولت مارٹن لیوتھر کا نام عیسائیوں کی تاریخ میں فخر کے ساتھ لیا جاتا ہے انیسویں صدی میں سوامی دیانند سرسوتی نے ویدک دھرم کی رکھشا کے لئے اپنی زندگی نثار کر دی۔ اور ہندو دھرم کو خطرے کے الارم سے آگاہ کر کے انھیں ویدک تعلیم سے مخبر کیا۔ اس وقت جین دھرم میں جین آچاریہ شری وجے آنند سوری جی کے وجود میں ایک زبردست شخصیت کی جنم ہوا۔ جنھوں نے نہایت آڑے وقت میں جب کہ جین دھرم پر ہر سو حملے ہو رہے تھے اور دشمنان اُسے نیست و نابود کر نیکے درپے تھے۔ مردانہ وار مقابلہ کر کے اُنکو بچایا۔ شری وجے آنند سوری جی نے جین دھرم کو کس مپرسی کی حالت سے نکال کر ایک مہان پرتاپی قدیم اور عظیم الشان دھرموں میں کھڑا کر دیا۔ ایسے مہان اُپکاری کے احسان کا بدلہ ادا کرنے کے لئے جین سماج کو تن من اور دھن نثار کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ کی بڑی بڑی خدمات مسلسل اسطرح بیان کی جا سکتی ہیں۔

دیو پوجا

جین دھرم کے شاستروں کے مطابق مورتی پوجا کو فروغ دیکر آپ نے جین سماج کی ایک عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ کی بڑی خوبی جو بچپن میں ہی نمایاں طور سے ظاہر تھی۔ وہ سچائی کو پسند کرنا تھا۔ زیرہ جیسے چھوٹے سے قصبہ میں اوائل عمر بسر کر کے علم حاصل کرنے کی زبردست خواہش

رکھنا آپ کی طبیعت کا قدرتی رجحان اس طرف ہونا ثابت کرتا ہے۔ستھانک واسی
جین سادھوؤں کے پاس اُٹھنے بیٹھنے سے اُن کی سادگی تپسیا اور خلوص دلی
آپ پر اثر کرگئی۔اور ویراگیا کا جذبہ پیدا ہوتے ہی دنیاوی لذات پر لات
مار کر آپ نے سنجم (فقیری) کو اختیار کرلیا۔ستھانک واسی سادھوؤں کے
پاس عرصہ تک تعلیم پانے کے بعد جین دھرم سے کچھ واقفیت حاصل ہوجانے
کے سبب اور مارواڑ میں سفر کرنے کی وجہ سے آپ کے دل میں انواع و اقسام
کے شکوک پیدا ہونے لگے اور مزید جین لٹریچر اور جین اتہاس سے واقفیت
پیدا کرنے کا شوق آپ کے دل میں پیدا ہوا تو برسوں غور و خوض سے مطالعہ
کرنے کے بعد آپ کے دل پر یہ بات اچھی طرح عیاں ہوگئی۔کہ جین سماج
جین دھرم کے خلاف عمل کر رہی ہے۔اور گمراہی کے سبب چاہِ ذلالت
میں گری ہوئی ہے۔جین دھرم کا مارگ بھگتی ہے۔اور جینی لوگ اس مارگ سے
ہٹ کر زہریلے اثرات کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔مورتی پوجا اور جنیشر بھگوان
کے مندروں کی نندیا ہو رہی ہے۔اور لوگ جہالت کے باعث پربھو بھگتی
سے متنفر ہوکر اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہے ہیں۔جین دھرم کی قدامت۔
بزرگی اور فضیلت کے نشان عالیشان جین مندر لوگوں میں دھارمک بھاؤ
پیدا کرنے کی بجائے جین دھرمیوں کے دلوں میں اُن کے خلاف وویش
پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔شری آتمارام جی مہاراج نے جین سماج
کی تباہی اور بربادی ہوتی ہوئی دیکھ کر اس کی رکھشا کے لئے اُسے بیدار کرنے
کا بیڑا اٹھایا۔اور جین دھرمیوں کو ہوشیار کرکے انھیں شدھ سناتن جین
دھرم کے مطابق برتاؤ کرکے پربھو بھگتی کے ذریعہ دھارمک جیون پیدا کرنے
کا اپدیش دیا۔سوامی آتمارام جی نے سینہ سپر ہوکر مورتی پوجا کے خلاف

عیسایت کی خاموش لیکن زبردست لہر سے لوگوں کو خبردار کرکے اُنکے ہتکنڈوں سے بچتے ہوئے شُدھ سناتن جین دھرم پالن کرنے کا اُپدیش دیا - اور دیو پوجا کے برخلاف لہر کو پلٹ دینے میں بہت حد تک کامیاب ہوئے - خاصکر پنجاب دیش میں جہاں ستھانک واسی جینیوں کے زیر اثر دیو پوجا قریباً کافور ہو چکی تھی - وہاں پر از سر نو عالیشان جین مندر تعمیر کرا کر ہزاروں مرد و زن کو جنیشر بھگوان کی شانت مورت کا درشن کرا کر شانتی حاصل کرنے کا موقعہ دیا یہ آپ کی ہی عالیشان اور لاثانی خدمات کا نتیجہ ہے - کہ آج پنجاب دیش میں بلند اور خوش وضع جین مندروں میں گھنٹے اور گھڑیال بج رہے ہیں اور بیتراگ اٹھارہ عیبوں سے مبرا تیرتھنکر دیو کی پوجا بھگتی اور آرتی اُتاری جاتی ہے - پنجاب سے باہر مارواڑ - گجرات - کاٹھیاواڑ وغیرہ دیشوں میں جو عالیشان قدیم جین مندر خراب اور خستہ حالت میں پڑے تھے اور اُن کی مناسب حفاظت کا کوئی تسلی بخش بندوبست نہ تھا - اُن کی جانب بھی اپنی توجہ کو راغب کیا - اور اپنی زبردست شخصیت اور موثر اُپدیشوں سے ایسے قدیم مندروں کا جیرن اودھار (مرمت) کرایا اور اس کام کو سرانجام دینے کیلئے جیرن اودھار فنڈ قایم کرائے آپ نے لوگوں کو نہ صرف دیو پوجن کی تعلیم ہی دی بلکہ اُس کی فضیلت کو آشکارا کرکے لوگوں کو بیتراگ بھگوان کی صفات اپنے عملی جیون میں پیدا کرنے کا اُپدیش بھی دیا -

شُدھ شردھان (راسخ الاعتقادی)

سوامی آتمارام جی کے دکشا دھارن کرنے کے وقت جین سماج کی حالت نہایت بگڑی ہوئی تھی - جینی دیو پوجن کو خیرباد کہ کر متھیا درشٹی دیوی دیوتاؤں

کے اُپاسک بنے ہوئے تھے۔ جین دھرم کو ترک کر کے براہمنوں کے جاری کردہ رسم و رواج کے پیچیدہ جال میں مضبوطی سے پھنسے ہوئے تھے۔ ترتھنکر دیو کی پرتما کی برائی کرتے تھے۔ اور دیگر دیوی دیوتاؤں کے آگے سر خم کرتے تھے پیروں فقیروں کی قبریں بڑ پیپل تلسی وغیرہ پر اعتقاد رکھتے تھے غرض وہ برائے نام جینی تھے۔ آپ نے جینیوں کی شردھا کو شدھ کرنے کے واسطے انھیں جین دھرم کا سروپ سنایا اور سوتروں اور گرنتھوں کا گیان اُن پر ظاہر کر کے انھیں راسخ الاعتقاد بنایا۔ اگیان تمر بھاسکر حصہ دوم میں جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ جین مت میں سوائے ارہنت۔ سدھ پرمیشور کے دوسرے دیو کی اُپاسنا نہیں ہے۔ کیونکہ ان مت میں دیو بنا سدھ نہیں ہوتا ہے۔ تتھا براہمنوں کا چلایا پاکھنڈ جینی نہیں ملنتے ہیں اس واسطے برہمن لوگ جین مت کی نندیا کرتے ہیں۔ اُن کی دیکھا دیکھی ان مت والے بھی جین مت سے ورودھ رکھتے ہیں۔ پرنتو بدھی مانوں کو چاہیئے۔ کہ پرتھم جین مت کے گرنتھ پڑھ کر پیچھے گن اور دوش پرکھیں۔ اور اس کال میں جین مت کو تھوڑا بھلا دیکھ کر اناد رنہ کریں۔ میں نے جین مت کی بڑائی لکھی ہے سو مت انوراگ کر کے نہیں لکھی۔ کنتو حقیقت میں جین مت ایسا پرمان پرتشٹت ہے کہ جس میں کوئی بھی دوش نہیں ہے۔ اِس کال میں جو جین مت نربل ہو رہا ہے۔ سو جینی راجاؤں کے ابھاو سے ہے۔ تتھا بہت لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جین مت میں جگت کا کرتا ایشور نہیں ملنتے ہیں اس واسطے جین مت ناستک ہے۔ پرنتو جگت کرتا ایشور نرنجن نردکاری بیتراگ کسی پرمان سے سدھ نہیں ہوتا ہے۔ (دیکھو بھاگوپرشن اُتر) لوگوں کو دور اندیشی سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ شری بیتراگ بھگوان کا فرمایا ہوا

دھرم صاف اور دلکش ہونے کے باعث قدرتی دھرم ہے۔ جب تک جین دھرم کا اصل سروپ قایم رہا اُس نے عوام الناس کے دلوں پر تسلط جمائے رکھا۔ اور کسی مخالف کو یہ جرات نہ ہوئی۔ کہ اِس کا مقابلہ کر سکے۔ زمانہ کے تغیر و تبدل سے جین سماج اصلیت کو خیر باد کہہ کر بیجا رسم و رواج کے بکھیڑوں میں پھنس گئی۔ شری ترتھنکر دیو کی پوجا بھگتی کی بجائے دیگر دیوتاؤں کی پوجا ہونے لگی جیسے جیسے جین دھرمیوں پر جہالت کا پردہ گرتا گیا۔ ویسے ویسے جین دھرم کی مذمت زیادہ ہونے لگی۔ رسم و رواج براہمنوں کے سپرد ہو جانے کی وجہ سے اُن لوگوں نے وقت کو غنیمت خیال کر کے دن بدن اپنے عقیدوں کا رنگ اِس پر چڑھانا شروع کر دیا۔ اِسی باعث یورپین لوگ شروع شروع میں جین دھرم اور ویدک دھرم میں تمیز نہ کر سکے آپ نے پُرزور طریقہ سے متھیات کا نشید ھ کیا۔ اور قدیم سنسکرت گرنتھوں کے سہارے سے جین سنسکار ودھی اپنے مشہور گرنتھ توتر نے پرساد میں تحریر کی اور لوگوں کو بیاہ شادی وغیرہ رسم و رواج جین ودھی سے ادا کرنے کو فرمایا آج اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ جینی روز افزوں اپنے رسم و رواج کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پراچین شاستر بھنڈار

جین آچاریہ شری وجے آنند سوری کا جین سماج پر ایک بڑا بھاری اُپکار پراچین شاستر بھنڈاروں کی حفاظت کرنا تھا۔ دیگر مذاہب کے لوگ تو کیا بہت سے جینی خود اپنے بے بہا لاثانی ذخیرہ کتب جس سے کسی وقت عالم بھر میں جین دھرم کی شہرت پھیلی ہوئی تھی ناواقف تھے جیسلمیر۔ پاٹن۔ کھمبات احمد آباد۔ رادھن پور وغیرہ میں بڑے بڑے تہ خانے جین شاستروں سے بھرے

ہوئے تھے - جو تاریک زمانے میں بزرگانِ قوم نے ظالم دشمنوں کے کینہ کی آگ سے بچانے کے لئے الماریوں اور مٹیوں میں بند کرکے تہ خانوں میں بند کر دیئے تھے - جور و تعدّی اور مذہبی دیوانگی کا زمانہ گذر گیا - روشنی کا دور دورہ ہوا لیکن جینیوں پر جہالت چھائی رہی - لاعلمی کی وجہ سے جو ڈر اُن کے دل پر بیٹھا ہوا تھا وہ دور نہ ہوا - عدم توجہ کے باعث شاستروں بھنڈاروں کی حالت خراب اور خستہ ہو گئی - آپ نے اپنے رعب داب اور رسوخ کی بدولت بہت سے بھنڈاروں کو کھلوا کر اُن کا معائنہ کیا - تہ خانے نمی کے باعث ایسے ہو رہے تھے کہ جیسے کسی نے چھڑکاؤ کیا ہو - ایک طرف گرانبہا بھنڈاروں کے دستیاب ہونے پر آپ کو از حد خوشی ہوئی - دوسری طرف نایاب پستکوں کی خراب حالت دیکھ کر دل کو رنج ہوا - بہت سے پستک تاڑ پتروں پر لکھے ہوئے تھے - کئی ایک دیمک نے کھا لئے تھے جو باقی رہ گئے تھے اُس کے حروف مٹ جانے کے سبب پڑھنا مشکل تھا - ایک جگہ پستک بھنڈار کے محافظ نے بڑے فخر سے آپ کو کہا کہ کسی وقت اِس کے بھنڈار میں پانچ ہزار پستکیں تھیں - لیکن اب ۳۵۰۰ باقی رہ گئی ہیں - باقی کو دیمک کھا گئی - آپ نے اُس سے دریافت کیا کہ اُن کی کوئی نقل کی گئی ہے یا نہیں - محافظ نے نفی میں جواب دیا - آپ نے اُس سے کہا کہ کیا یہی تمہاری حفاظت کا نتیجہ ہے - اگر آئندہ بھی اسی طرح غفلت اور لاپروائی کی تو چند سالوں کے بعد حفاظت کی کوئی ضرورت نہ رہے گی - کیونکہ تمام پستکوں کو دیمک کھا جائے گی - آپ کے اُپدیش سے پستکوں کی حفاظت کے لئے زرِ کثیر جمع کیا گیا - شاستروں کو دیمک خوردہ صندوقوں اور الماریوں سے نہایت احتیاط کے ساتھ باہر نکلوایا گیا - ضائع ہوتے ہوئے گرنتھوں کی کوشش سے نقل کرائی گئی - ہزاروں پستکوں کی جلد بندی کرائی

گئی اور انھیں لائبریریاں قایم کرکے حفاظت اور نگرانی سے رکھا گیا - آپ نہ صرف
خود شاستر بھنڈاروں کی حفاظت کا کام کر رہے تھے - بلکہ آپ نے ودوان
شِشیوں کو مختلف بھنڈاروں پر مقرر کرکے باقاعدہ فہرستیں تیار کرنے کا حکم
دے رکھا تھا جیسلمیر بھنڈار کی حالت کو دیکھ کر آپ کے شِشیہ رتن شری
ہنس ویجے جی مہاراج نے جیسلمیر سے آپ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا
جس میں جیسلمیر کے بھنڈاروں کا حال تحریر کیا اور اُن کے اودھار کی غرض سے
وہاں چترماس کرنے کی اجازت چاہی - آپ نے جواب میں تحریر کیا کہ پستک
اُدھار کے لئے میں آپ کو جیسلمیر میں ایک چترماس تو کیا بارہ چترماس تک کرنے
کی اجازت دیتا ہوں - پستک اُدھار کا کام کوئی معمولی کام نہ تھا - کم فہم جینیوں
نے ایسے پوتر کام کی بھی مخالفت کی - دتیا نوسی محافظوں کو خبر ہوئی کہ سوامی
آتمارام جی بھنڈاروں کو کھلوا کر پستک باہر نکلوا رہے ہیں تو انھوں نے شور و
غوغا بلند کیا اور بھنڈاروں کو بڑے بڑے تالے لگا دیئے - چونکہ سرکردہ لوگ آپ
کے سچّے فرمانبردار تھے - انھوں نے اپنی امداد سے تالے کھلوا دیئے - آپ نے
اُپدیشوں سے محافظوں کو شانت کیا - اور اپنی بیکدلی کا یقین دلوایا - آپ کی
بدولت ہزاروں شاستر اور گرنتھ برباد ہونے سے بچ گئے -

اشاعت تعلیم

جین آچاریہ شری مد ویجے آنند سوری جی نے اِس بات کو اچھی طرح محسوس
کیا کہ جین سماج کی جہالت اور پر حیثیت تمام برائیوں کی جڑ جینیوں کی لاعلمی ہے - اور
ترقی کے راستہ میں بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے - جس طرح اندھیرے کو دور کرنے
کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اِسی طرح لاعلمی کو دور کرنے کے لئے اشاعت تعلیم کی